سلسلہ ۵۶۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ دو باغ والے کا

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس النظر اپارٹمنٹس ۵۸/۳ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک، کراچی ۷۴۸۰۰

صدیقی ٹرسٹ پوسٹ بکس ۶۰۹ کراچی

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصّہ دو باغ والے کا

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

سورۂ کہف میں دو باغ والے کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے ہم کو روزمرّہ کی زندگی میں پہلے قصہ سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے، اگر اصحاب کہف کا صدیوں اور برسوں میں پیش آتا ہے تو یہ قصّہ تقریباً ہر جگہ اور ہر وقت ہمارے سامنے آتا ہے اور بار بار دہرایا جاتا ہے، یہ ایک ایسے شخص کی کہانی ہے جو ہر اعتبار سے خوش نصیب اور اقبال مند تھا، آسائش و خوشحالی کے سارے سامان اس کے لئے مہیّا تھے، اس کے پاس انگور جیسے لطیف و مرغوب پھل کے دو باغ تھے۔ ان کے چاروں طرف کھجور کے دلنواز درخت تھے، جنھوں نے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا، درمیان میں کاشت کے قطعے بھی تھے، یہ ایک متوسّط درجہ کی زندگی کے لئے سعادت و مسرّت کی آخری منزل تھی، اور متوسّط طبقہ اور درمیانی معیار زندگی ہی اکثر دنیاوی معاملات میں معیار و پیمانہ ہے، لیکن اس دولت مند اور خوشحال کی سعادت اور کامیابی کا سارا انحصار محض ان باغات کے وجود تک محدود نہ تھا بلکہ

www.abulhasanalinadwi.org

سارے اسباب و وسائل اس کے لئے مسخّر تھے، اور یہ دونوں باغ اپنی بہترین پیداوار دے رہے تھے۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا۔

پس ایسا ہوا کہ دونوں باغ پھلوں سے لد گئے پیداوار میں کسی طرح کی کمی نہ ہوئی ہم نے ان کے درمیان (آب پاشی کے لئے) ایک نہر جاری کر دی تھی۔

غرض اس طرح سعادت و کامرانی کی پوری تکمیل ہو چکی تھی۔ اور آرام و راحت کے سارے اسباب نہ صرف موجود بلکہ ارزاں و فراواں تھے اس موقع پر اس شخص کے اندر وہ مادی مزاج اپنا رنگ دکھاتا ہے جو ہمیشہ اہل حکومت، جاگیرداروں، قومی لیڈروں، صنعت کاروں، کارخانہ داروں اور فوجی طاقت رکھنے والوں میں ظاہر ہوتا رہا ہے، اس کے اندر وہ شدید مادی رجحان پیدا ہوتا ہے جو ایمان، معرفت صحیحہ اور تربیت کا پابند نہیں، وہ اپنی ساری خوشحالی اور خوش بختی کو اپنے علم و لیاقت اور اپنی ذہانت و محنت کی طرف منسوب کرتا ہے جس طرح اس سے پہلے قارون نے کیا تھا اور کہا تھا اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ یہ سب کچھ تو مجھے اس علم کی بناء پر دیا گیا ہے جو مجھ کو حاصل ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ اپنے اس دوست پر فخر کرتا ہے جس کو یہ مُرادیں حاصل نہ تھیں اور بڑی صراحت بلکہ ناروا جسارت سے کہتا ہے۔ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا۔ دیکھو تم میں سے میں زیادہ مالدار ہوں اور میرا جتھا بھی بڑا طاقتور جتھا ہے۔

وہ اپنے اقتدار وقوّت کے سرچشمہ میں اور دولت وخوشحالی کے اس مرکز میں اس طرح داخل ہوتا ہے کہ نہ اس کو اپنی خبر ہوتی ہے نہ اپنے ربّ کی۔ نہ غیبی اسباب اور ارادۂ الٰہی کی جو سات آسمان سے اپنا فیصلہ صادر کرتا ہے اور انسان اور اس کی ملکیّت بلکہ انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، وہ اپنے نفس پر علمی وعملی اخلاقی اور عقلی ہر لحاظ سے ظلم کرتا ہے، یہ کور چشم مادّی ذہنیّت اس کی زبان سے اعلان کرواتی ہے کہ اب نہ اس کو زوال ہے، نہ اس کے باغات کو وہ حشر ونشر کا انکار کرتا ہے، اور بڑے پھوہڑ پن اور غایت درجہ حماقت کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ یہ کامیابی وخوشحالی ابدی ولافانی ہے، دنیا وآخرت (اگر آخرت ہو) کسی جگہ ختم ہونے والی نہیں۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ط قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا۔ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً۔ پھر وہ (یہ باتیں کرتے ہوئے) اپنے باغ میں گیا، اور وہ اپنے ہاتھوں اپنا

www.abulhasanalinadwi.org

نقصان کر رہا تھا، اس نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ ایسا شاداب باغ کبھی ویران ہو سکتا ہے، مجھے توقع نہیں کہ (قیامت کی) گھڑی برپا ہو۔

وہ سمجھتا ہے کہ اس کا شمار ان محدودے چند خوش نصیب و کامراں افراد انسانوں میں ہے، جن سے اقبال کبھی منہ نہیں موڑتا اور قسمت کبھی بے وفائی نہیں کرتی اور جو ہمیشہ اور ہر جگہ سعادت اور عزت کے بام عروج پر نظر آتے ہیں۔ وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا۔ اور اگر ایسا ہوا بھی کہ میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹا گیا تو (میرے لئے کھٹکا ہے؟) مجھے ضرور وہاں بھی اس سے بہتر ٹھکانا ملے گا۔

اس طرح کے لوگ ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان، عمل صالح، اور محنت و کاوش کی کیا ضرورت ہے، یہ ان کی فطری اور وہبی سعادت ہے جو ہر وقت ان کو شادکام و بامراد رکھ سکتی ہے۔

اس کے دوست کی چشم بصیرت اللہ تعالیٰ نے حق و ایمان کے لئے کھول دی ہے، اس کو معرفت الٰہی اور اس کے صفات و افعال کے علم کی لازوال دولت حاصل تھی وہ جانتا تھا کہ صرف وہی اس کائنات میں تصرفات کرنے والا ہے، اور اسباب کا خالق ہے، اور جب چاہے حالات کو پلٹ سکتا ہے، اس نے اس کی اس بات پر اعتراض کیا اور اس کے اس مادہ پرستانہ طرز فکر کی کھل کر مخالفت کی، اس کو اصل و حقیقت اور

www.abulhasanalinadwi.org

آغاز سے آگاہ کیا، یہ وہ سخت اور سنگین حقیقت ہے، جس کو یہ ظاہر پرست اور اپنے کو خوش نصیب سمجھنے والے ہمیشہ فراموش کرنا چاہتے ہیں اور اس کے تذکرہ سے دور بھاگتے ہیں۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا۔ یہ سن کر اس کے دوست نے کہا، اور باہم گفتگو کا سلسلہ جاری تھا، "کیا تم اس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے تمہیں پہلے مٹی سے اور پھر نطفہ سے پیدا، اور پھر آدمی بنا کر نمودار کردیا"؟۔

متکبر اور مغرور اشخاص کے لئے اس بات کا سننا کتنا شاق و ناگوار ہے، اس کا اندازہ ہم کرسکتے ہیں، اس نے کہا کہ وہ اس کے بالکل دوسرے رُخ پر ہے اور دوسرے رجحان کا حامل ہے، اور وہ ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان۔

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا۔ لیکن میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے، اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

پھر اس نے اس کو وہ بنیادی اور اصولی حقیقت یاد دلائی جس کے گرد پوری سورۂ کہف گردش کررہی ہے اور اس جگہ انگلی رکھی جو اس طرح کے لوگوں کی کمزوری دکھتی رگ ہوتی ہے، اس نے کہا کہ دیکھنے کی چیز

اسباب ظاہری نہیں بلکہ وہ خالق و مالک ہے جس کے ہاتھ میں ان سارے اسباب و وسائل کی ڈور ہے، اور یہ سامانِ راحت اور اسبابِ عیش جن پر وہ خوش اور نازاں ہیں، نہ اسباب کی کارگذاری ہے، اور نہ خود اس کی دستکاری یا عقل و ذہانت کی کارفرمائی وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کا نتیجہ ہے، جس نے ہر چیز کو بہترین طریقہ پر بنایا ہے، وہ بڑی حکمت اور نرمی کے ساتھ اس کو خدا کی قدرت کے اعتراف اور اس کی نعمت کے شکر کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اور پھر جب تم اپنے باغ میں آئے (اور اس کی شادابیاں دیکھیں) تو کیوں تم نے یہ نہ کہا کہ وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ اس کی مدد کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

"ماشاءَ اللہ لا قوۃ اِلّا باللہ" دراصل اس سورۃ کی روح اور سارے قصّہ کی جان ہے، چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اپنے نبی کو اور آپ کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے والے کو اس کی ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا سارا معاملہ اور ساری طاقت و صلاحیّت کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے اور مستقبل کے ہر ارادہ اور نیّت کو اس کے سپرد اور اس کی مشیّت کے ساتھ مشروط اور وابستہ رکھے۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

www.abulhasanalinadwi.org

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۔ اور کوئی بات ہو، مگر کبھی ایسا نہ کہو ہیں کل اسے ضرور کر کے رہوں گا" الا یہ سمجھ لو، سو گا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا، اور جب کبھی بھول جاؤ تو اپنے پروردگار کی یاد تازہ کر لو، تم کہو امید ہے میرا پروردگار اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کھول دے گا" اور ہر موقع پر دل سے انشاءاللہ اور ماشاءاللہ کہتا ہو۔

جو شخص ہر فضل و کمال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہو اور ہر نیّت میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہو اور اسکے فضل و کرم کا امیدوار ہو، اوہ اسباب ظاہری مادیّت اور مادّہ پرستوں کے سامنے اپنا سر کیسے جھکا سکتا ہے، اور نفس اور نفسانی ارادہ کے ہاتھ میں اپنی زمام کار کیسے دے سکتا ہے؟۔

"ماشاءاللہ اور انشاءاللہ" بظاہر دو بڑے ہلکے پھلکے لفظ ہیں اور اکثر ان کا استعمال بغیر سوچے سمجھے کیا جاتا ہے اور اسکے پیچھے کوئی احساس اور شعور نہیں ہوتا لیکن درحقیقت یہ دونوں بڑے وزنی، بڑے گہرے اور معانی و حقائق سے لبریز بول ہیں۔ اور اندھی مادّیت نفس اور ارادۂ انسانی پر بھروسہ اور اعتماد پر کاری ضرب لگاتے ہیں۔

مادّی تہذیب اپنے وسائل اور ذرائع قوّت پر حد سے بڑھے ہوئے

www.abulhasanalinadwi.org

اعتماد میں ممتاز ہیں، یہ مادّی حکومتیں اپنے ان عمرانی واقتصادی منصوبوں کا برابر اعلان کرتی رہتی ہیں جو قدرت کی ہم آہنگی اور موسموں کے تغیّرات سے تعلق رکھتی ہیں، وہ بڑی قطعیت کے ساتھ اس کی مُدّت اور اس کا حجم متعیّن کرتی ہیں اور یہ طے کرتی ہیں کہ وہ اتنے سال کے اندر اتنی پیداوار ضرور پیدا کرنے لگیں گی اور ان کے مُلک خود کفیل ہوجائیں گے اور بیرونی امداد پر ان کا انحصار ختم ہوجائے گا لیکن ارادۂ الٰہی ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے، کبھی قحط سے واسطہ پڑتا ہے کبھی سیلابوں سے، کبھی بارش بہت تاخیر سے ہوتی ہے، کبھی اس قدر مسلسل کہ کھڑی کھیتیاں غرقاب ہوجاتی ہیں، ایسے قدرتی حوادث اور جان و مال کے مصائب سامنے آتے ہیں، جو حاشیۂ خیال میں نہ آسکتے تھے، غرض کہ ان کے سارے اندازے غلط اور منصوبے ناکام ہوجاتے ہیں۔

یہ "انشاء اللہ" دراصل ہماری انفرادی زندگی کے چھوٹے اور حقیر کاموں، سرسری ملاقاتوں اور سفروں یا محض تاریخ کے تعیّن کے لئے نہیں ہے، بلکہ ان تمام اجتماعی کاموں اور عظیم منصوبوں پر حاوی ہے۔ جو پوری قوم کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سب چیزوں کو (بشمول جد وجہد) اسباب و وسائل کی اہمیّت اور قرآن و سُنّت، اُسوۂ نبویؐ اور عملِ صحابہؓ کی روشنی میں تدابیر اختیار

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے کی ضرورت کے) اس یقین کے ماتحت ہونا چاہیئے کہ فیصلہ کن اور بالاتر اور اول و آخر چیز بہر صورت ارادۂ الٰہی ہے۔ اس آیت میں وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ۔ اور کوئی بات ہو، مگر کبھی ایسا نہ کہو "میں کل اسے ضرور کرکے رہوں گا"۔ اِلّا یہ سمجھ لو ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔

صرف ایک فرد مخاطب نہیں ہے بلکہ ہر زمانہ کا معاشرہ تمام حکومتیں ادارے اور جماعتیں اور تحریکیں مخاطب ہیں اور ان سب سے اس کے اہتمام والتزام کا مطالبہ ہے، یہ ہر اس اسلامی معاشرہ کی روح ہے جس میں ایمان اچھی طرح سرایت کر چکا ہو اور اس تہذیب کی روح اور جوہر حیات ہے جو ایمان بالغیب کی بنیاد پر قائم ہوا اور یہی وہ خطِ فاصل ہے جو مادی تمدن اور ایمانی تمدن کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

یہ صاحب ایمان ساتھی اس کو متنبہ کرتا ہے کہ قسمتوں کا الٹ پھیر اور خوش نصیبی اور بد نصیبی کی یہ تقسیم، ابدی اور ناقابل شکست نہیں، زمام کار اور تصرف واقتدار کا اختیار خالقِ کائنات کے ہاتھ سے چھوٹ نہیں سکا وہ اب بھی اس کا مالک ہے۔ خوش نصیب بد قسمت ہو جاتا ہے، اور بد قسمت خوش نصیب مالدار غریب بھی ہو سکتا ہے، اور غریب مالدار بھی، اسی لئے اگر حالات پلٹ جائیں تو اس میں

www.abulhasanalinadwi.org

تعجب نہ ہونا چاہیئے۔

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا۔ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا۔ اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم تر پا رہا ہے تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیری جنت سے بہتر عطا فرما دے، اور تیری جنت پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس وہ صاف میدان بن کر رہ جائے یا اس کا پانی زمین میں اُتر جائے اور پھر تو اسے کسی طرح نہ نکال سکے۔ اور آخر کار یہی ہوا، خدا کی بھیجی ہوئی ایک آندھی آئی اور دیکھتے دیکھتے یہ لہلہاتا ہوا گلزار چٹیل میدان بن گیا۔ اب اس مست و بے خود شخص کو ہوش آیا۔

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا۔ اور پھر دیکھو ایسا ہی ہوا کہ اس کی دولت (بربادی کے) گھیرے میں آ گئی۔ وہ ہاتھ مل کر افسوس کرنے لگا کہ ان باغوں کی درستگی پر میں نے کیا کچھ خرچ کیا تھا (وہ سب برباد

www.abulhasanalinadwi.org

ہوگیا) اور باغوں کا یہ حال ہوا کہ ٹٹیاں گر کے زمین کے برابر ہوگئیں۔
اب وہ کہتا ہے، اے کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی
کو شریک نہ کرتا اور دیکھو کوئی جتھا نہ ہوا کہ اللہ کے سوا اس کی مدد
کرتا اور نہ خود اسی نے یہ طاقت پائی کہ بربادی سے جیت سکتا!
یہاں سے معلوم ہوگیا کہ فی الحقیقت سارا اختیار اللہ ہی کے لئے
ہے وہی ہے جو بہتر ثواب دینے والا ہے اور اسی کے ہاتھ بہتر
انجام ہے ۔ یہ باغ والا اس طرح مشرک نہ تھا جس طرح عام
مشرکین ہوتے ہیں، قرآن کے کسی نص یا اشارہ سے اس
کا ثبوت نہیں ملتا، اس کے برعکس قرآن کے اسلوب اور اندازِ کلام سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا تھا۔

وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۔
اور اگر ایسا ہوا بھی کہ میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا گیا تو
(میرے لئے کیا کھٹکا ہے؟ مجھے ضرور) وہاں بھی اس سے بہتر ٹھکانہ
ملے گا۔ پھر اس کا وہ شرک کیا تھا جس پر اس نے کفِ افسوس
ملا اور ندامت کا اظہار کیا۔

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا اے کاش! میں اپنے
پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔ وہ ظاہری بات جس میں
اشکال کی کوئی وجہ نہیں یہ ہے کہ اس نے اسباب میں شرک اختیار کیا

www.abulhasanalinadwi.org

تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ اس کی ساری خوشحالی و دولت کا سرچشمہ یہی اسبابِ ظاہری ہیں اور یہ انہیں کا ثمرہ اور احسان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیا اور اس کے تصرّف اور تاثیر کا منکر ہو گیا۔

یہی وہ شرک ہے جس میں موجودہ مادّی تہذیب مبتلا ہے، اس نے طبعی مادّی اور فنّی اسباب اور ماہرینِ فن (SPECIALISTS) کو خدا کا درجہ دے رکھا ہے عہدِ حاضر کے انسان نے اپنی پوری زندگی ان کے رحم وکرم پر چھوڑ دی ہے، وہ سمجھتا ہے کہ زندگی اور موت، کامیابی و ناکامی، اقبال وادبار، خوش نصیبی و بدنصیبی سب ان کے ہاتھ میں ہے، اسباب مادّی، کائناتی قوتوں اور نیچر کی یہ پرستش و تقدیس اور اہلِ اختصاص اور ماہرینِ فن پر اعتمادِ کلّی اور ان کو خدا کے درجہ پر رکھنا ایک نئی وثنیت اور نیا شرک ہے، اس نے قدیم بت پرستی کے ذخیرہ میں جس کا ترکہ اس کے پاس اب بھی محفوظ ہے اور جس کے ماننے والے اور چاہنے والے اب بھی بکثرت موجود ہیں، ایک نئی قسم کی بت پرستی کا اضافہ کیا ہے، جو ایمان اور عبدیت کی حریف ہے، اور یہ وہی وثنیت ہے، جس کو سورۂ کہف نے چیلنج کیا ہے، اور جس سے وہ پوری طرح برسرِ پیکار ہے۔

قرآن مجید اس دنیا کی زندگی کو اس کھیتی سے تعبیر کرتا ہے جو جلد ہی مٹنے والی اور خاک میں مل جانے والی ہے:

www.abulhasanalinadwi.org

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔ اور (اے پیغمبر) انھیں دنیا کی زندگی کی مثال سنا دو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے (زمین کی روئیدگی کا معاملہ) آسمان سے ہم نے پانی برسایا اور زمین کی روئیدگی اس سے مل جل کر اُبھر آئی (اور خوب پھلی پھولی) پھر کیا ہوا یہ کہ سب کچھ سوکھ کر چورا چورا ہو گیا، ہوا کے جھونکے اسے اُڑا کر منتشر کر رہے ہیں! اور کونسی بات ہے جس کے کرنے پر اللہ قادر نہیں؟۔

بشکریہ

"حسنِ اخلاق" دہلی

جنوری ۱۹۷۴ء

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ لَهٗ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

★

[illegible] پرنٹنگ پریس کراچی [illegible] ۵۷۹

اشاعت اوّل دسمبر ۱۹۸۵ء

www.abulhasanalinadwi.org

ایصالِ ثواب کیجئے

قرآن کریم کی مُفت تقسیم و ترسیل تبلیغ اسلام کیلئے کتب و رسائل کی اشاعت بہترین صدقۂ جاریہ۔ اور ایصالِ ثواب کے لئے اعلیٰ تحفہ ہے ——

فرمودہ حضرۃ مولٰنا ڈاکٹر محمد عبدُ الحیٔ صدیقی عارفی مدظلہٗ

اپنے مرحوم اعزّہ و آباء و اجداد اور احباب کے لئے ایصالِ ثواب کرنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

میں اپنے ذوق اور قلبی تقاضہ سے ایک بات کہتا ہوں جس کا جی چاہے عمل کرے یا نہ کرے، ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق واجب فرمائے ہیں اُنہوں نے پالا پرورش کیا، دعائیں کیں راحت پہونچائی اور جب تک تم بالغ نہیں ہوئے تمہارے کفیل رہے اور جب تم بالغ ہوئے تو تم نے ان کی کیا خدمت کی ہوگی؟

تو دیکھو جتنا سرمایہ ہے اپنے زندگی بھر کے اعمالِ حسنہ کا اور طاعاتِ نافلہ کا سب نذر کردو اپنے والدین کو۔ ان کا بہت بڑا حق ہے کیونکہ والدین کو اللہ تعالیٰ نے مظہرِ ربوبیت بنایا ہے اس عملِ خیر کا ثواب تمہیں بھی اتنا ہی ملے گا جتنا دے رہے ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ یہ تمہارا ایثار ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

میں تو اپنی ساری عمر کی تمام عبادات و طاعاتِ نافلہ اور تمام اعمالِ خیر اپنے والدین کی رُوح پر بخش دیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اب بھی حق ادا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ واسعہ سے قبول فرمالیں۔

اپنی عبادات نافلہ کا ثواب احیاء و اموات (زندہ و مردہ) دونوں کو منتقل کیا جاسکتا ہے۔

(مجلس ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ)

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

قابل مطالعہ کتابیں

1	اُسوۂ رسول اکرم ﷺ	حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صدیقی عارفی مدظلہ
2	احکام میت	"
3	قرآن حکیم اور ہماری زندگی	جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن
4	یہودیت اور مسیحیت	پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق رانا
5	مسیحیت پاکستان میں	ڈاکٹر نادر رضا صدیقی
6	کتاب زندگی	منشی عبدالرحمن خاں
7	خلفاء راشدین کی یگانگت	منشی عبدالرحمن خاں
8	مِنَ الظُلمٰتِ اِلَی النُّورِ	غازی احمد (سابق کرشن لال)
9	بائبل قرآن اور سائنس (اردو ترجمہ)	ڈاکٹر موریس بکائی
10	بازار رشوت	منشی عبدالرحمن خاں
11	رحمت دارین ﷺ کے سو شیدائی	طالب الہاشمی
12	تیس پروانے شمع رسالت ﷺ کے	"
13	تذکار صحابیات	"
14	خیر البشر ﷺ کے چالیس جاں نثار	"
15	تعلیم القرآن	مولانا محمد اویس ندوی
16	صحابہ کبارؓ حضرت علیؓ کی نظر میں	منشی عبدالرحمن خاں
17	مسلک اعتدال	حکیم انیس احمد صدیقی
18	آزادی و سرفرازی کا پیغام	سامحہ آئی ویروی
19	انجیل برناباس	اردو ترجمہ
20	گزینہ بصیرت (پندرہ حصے)	مرتبہ منشی عبدالرحمن خاں
21	احکام قرآنی	منشی عبدالرحمن خاں
22	بصائر قرآنی	منشی عبدالرحمن خاں
23	داڑھی کے مسائل	مولانا شیخ احمد مدنی
24	امہات المومنین	طالب الہاشمی
25	فضائل تجارت	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
26	قادیانی کیوں مسلمان نہیں ہیں	مولانا محمد منظور نعمانی
27	تبلیغی نصاب (مکمل مجلد انگریزی)	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰
القادر پرنٹنگ پریس فون : 7723748
www.abulhasanalinadwi.org